سوال

(1111) قہوہ خانہ میں شراکت اختیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے شوہر کی ایک قہوہ خانہ میں شراکت ہے، جسے لوگ کیفے ٹیریا بھی کہتے ہیں۔ میں اسے کہتی ہوں کہ یہ مال حرام ہے۔ تو کیا فی الواقع یہ حرام ہے یا حلال؟ اور حلال کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خیال رہے کہ قہوہ خانہ میں مشروبات پیش کیے جاتے ہیں مثلا قہوہ، چائے، اور دیگر مشروبات وغیرہ، لیکن ساتھ ساتھ کچھ اور چیزیں بھی پیش کی جاتی ہیں مثلا حقہ جو حرام ہے۔ اور اس بارے میں عام فتویٰ مساجد کے دروازوں پر بھی آویزاں کیا گیا ہے کہ سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی انتہائی نقصان دہ ہیں۔ آپ علیہ السلام کا فرمان ہے: (لا ضرر ولا ضرار) ''نہ نقصان اٹھانا ہے اور نہ نقصان دینا ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل: 1 313، حدیث: 2867 والمستدرک للحاکم: 2 66، حدیث: 2345 وسنن الدارقطنی: 3 77، حدیث: 288۔)

علاوہ ازیں ممنوعہ لہو ولعب کی کچھ اور چیزیں بھی ان جگہوں پر مہیا کی جاتی ہیں جیسے کہ کیرم بورڈ اور چوسر (لُڈو کی اندازکی چیز) ([1]) اور ''نرد'' یعنی چوسر حرام ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَن لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ، فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ"

''جس نے نردشیر (چوسر) کھیلا اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگ لیا۔''

یہ چیزیں مسلمان کے لیے حرام ہیں کہ نجس چیزوں سے آلودہ ہو، سوائے اس کے کہ کہیں خاص ضرورت ہو۔ تو حسب ضرورت شدیدہ یہ ممنوعہ چیزیں کسی قدر مباح کہی جا سکتی ہیں۔ (الضرورات تبیح المحظورات) (المنثور فی القواعد للزرکشی: 2 317 الموافقات فی اصول الفقہ للشاطبی: 4 145۔) مسند احمد اور ابوداؤد میں سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَن لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)

''جس نے چوسر کھیلی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔'' (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی النھی عن اللعب والنرد، حدیث: 4938 سنن ابن ماجہ، کتاب

الادب، باب اللعب بالنرد، حدیث: 3762 مسند احمد بن حنبل: 4 394، حدیث: 19539)

الغرض قہوہ خانہ میں مشروبات کے ساتھ جو ناجائز چیزیں پیش کی جاتی ہیں تو اس وجہ سے حلال، حرام کے ساتھ خلط ہو جاتا ہے۔ حلال چیزوں کی جو قیمت وصول کی جاتی ہے وہ حلال ہے، اور حرام چیزوں کی قیمت حرام ہے۔ اس سائلہ کو چاہیئے کہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس نیت سے کھائے کہ وہ حلال میں سے کھا رہی ہے۔

---

[1] حدیث ''نردشیر'' کا ترجمہ چوسر کیا جاتا ہے۔ یہ ایک فارسی کھیل تھا۔ ایک ڈبیا میں کنکریاں یا پلاسٹک کی گوٹیاں ہوتی ہیں اور دو ونگ ہوتے ہیں، جنھیں ہلا کر جیسا نگ نکل آتا ہے اس کے مطابق کنکریاں یا گوٹیاں آگے بڑھائی جاتی ہیں۔ اس طرح کے کھیلوں میں وقت کا ضیاع اور شرط لگتی ہے، اس وجہ سے ناجائز ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو امید ہے مباح ہوں گی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 777

محدث فتویٰ